

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

کیورے کھانا جائز ہے یا نہیں؟ علاج کے لیے کھانے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

مستفتی: مولانا ناصر محمود (نواب شاہ)

الجواب حامد او مصليا

کیورے کھانا مکروہ تحریمی (یعنی ناجائز) ہے۔ البتہ اگر کسی مریض کے لئے کوئی مسلمان ماہر ڈاکٹر بطور علاج تجویز کرے اور اس کے سوا کوئی اور علاج کارگر نہ ہو تو اس مجبوری میں جب تک ضرورت ہو، بقدر ضرورت ان کے کھانے کی گنجائش ہے۔ (ماخذ: فتاویٰ محمودیہ: 17/300)

بدائع الصنائع، کتاب النصحیة والصیود، فصل فی بیان ما یحرم أكله من أحواء حیوان الماکول (5 / 61)
فألذی یحرم أكله منه سبعة الدم المسفوح والذکر والأنتیان والقمل والعدۃ والمثانة والمرارة
لقوله عز شأنه ﴿و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث﴾ وهذه الأشياء السبعة مما
تستخبثه الطباع السلیمة فكانت محرمة وروی عن مجاهد رضی اللہ عنہ أنه قال کره رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم من الشاة الذکر والأنتیین والقمل والعدۃ والمرارة والمثانة والدم فالمراد منه کراهة التحريم
بدلیل أنه جمع بین الأشياء الستة و بین الدم فی الکراهة والدم المسفوح محرم.

رد المختار، کتاب البیوع، باب المتفرقات من أبوابها، مطلب فی التداوی بالمحرم (5 / 228)
قال فی النهایة و فی التهذیب یجوز للعلیل شرب البول والدم والمیئة للتداوی إذا أخیره
طیب مسلم أن فیہ شفاءه ولم یجد من اللباح ما یقوم مقامه. والله سبحانه أعلم بالصواب

علی رضا

دارالافتاء صادق آباد

22/ ربيع الثاني 1440 هـ

30/ دسمبر 2018ء

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صلی

طارق بشیر صاحب

۲۲ ربيع الثاني ۱۴۴۰

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

۲۲/۴/۱۴۴۰ھ

جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ اگر کوئی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

دارالافتاء مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

خدمت مستفتی کے معاوضہ۔